الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ ﷺ

عید میلاد النبی ﷺ

ماہ ربیع الاول آتے ہی پوری دنیا کے مسلمان جوش وخروش سے آقائے دو جہاں ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں پورے عالمِ اسلام میں محافل میلاد منعقد کرتے ہیں اور میلاد النبی کی خوشی مناتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا میلاد منانا جائز ومستحب ہے اور محبتِ رسول ﷺ کی علامت ہے اور اس کی اصل قرآن وسنت سے ثابت ہے۔

دنیا بھر کے مسلمانوں کیلئے یہ عظیم خوشی کا دن ہے۔اسی دن محسنِ انسانیت، آقائے کائنات، فخرِ موجودات، نورِ مجسم، نبی اکرم، سرکارِ دو عالم ﷺ خاکدانِ گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔آپ ﷺ کی بعثت اتنی عظیم نعمت ہے، جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی نعمت نہیں کر سکتی۔آپ قاسم نعمت ہیں، ساری عطائیں آپ کے صدقے میں ملتی ہیں۔

جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

اِنّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللہُ یُعْطِی۔ ’’میں بانٹتا ہوں اور اللہ دیتا ہے‘‘۔ (بخاری ومسلم)

﴿تاریخ ولادتِ باسعادت﴾

چند لوگوں کے ذہن میں یہ بات ہے کہ شاید رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ باسعادت بارہ ربیع الاول کو نہیں بلکہ کسی اور دن ہوئی تھی۔

تو آئیں آپ کے سامنے کچھ حوالہ جات پیش کرتا چلوں۔

پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ ’’ضیاء النبی‘‘ جلد ۲ میں لکھتے ہیں:

’’اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ محسن انسانیت ﷺ کا یومِ میلاد دوشنبہ کا دن تھا‘‘۔

مزید علماء محققین لکھتے ہیں۔

۱۔　امام ابن جریر طبری، جو فقید المثال مفسر، بالغ نظر مورخ بھی ہیں وہ اس بارے میں لکھتے ہیں۔

’’رسول اللہ ﷺ کی ولادت سوموار کے دن ربیع الاول شریف کی بارھویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی‘‘۔ (تاریخ طبری جلد ۲)

۲۔　علامہ ابن خلدون جو علم تاریخ اور فلسفہ تاریخ میں امام تسلیم کئے جاتے ہیں بلکہ فلسفہ تاریخ کے موجد بھی ہیں وہ لکھتے ہیں۔

’’رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل کو ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کوئی۔نوشیرواں کی حکمرانی کا چالیسواں سال تھا‘‘۔ (تاریخ ابن خلدون جلد ۲)

۳۔　مشہور سیرت نگار علامہ ابن ہشام (متوفی ۲۱۳ھ) عالم اسلام کے سب سے پہلے سیرت نگار امام محمد بن اسحاق سے اپنی السیرۃ النبوۃ میں رقمطراز ہیں۔

’’رسول اکرم ﷺ سوموار بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے‘‘۔ (السیرہ النبوہ ابن ہشام جلد ۱)

۴۔　علامہ ابو الحسن علی بن محمد الماوردی، جو علم سیاستِ اسلامیہ کے ماہرین میں سے ہیں لکھتے ہیں۔

’’واقعہ اصحاب فیل کے پچاس روز بعد اور آپ ﷺ کے والد کے انتقال کے بعد حضور ﷺ بروز سوموار بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے‘‘۔ (اعلام النبوۃ)

۵۔　امام الحافظ ابو الفتح محمد بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن سید الناس الشافعی الاندلسی اپنی سیرت کی کتاب ’’عیون الاثر‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں۔

’’ہمارے آقا اور ہمارے نبی ﷺ سوموار کے روز بارہ ربیع الاول شریف کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔بعض نے کہا ہے واقعہ فیل کے پچاس روز بعد حضور ﷺ کی ولادت ہوئی‘‘۔ (عیون الاثر جلد ۱)

۶۔　علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں یہ تاریخ روایت کی ہے۔

’’حضرت جابر اور ابن عباسؓ دونوں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ عام الفیل روز دوشنبہ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئی اور اسی روز حضور ﷺ کی بعثت ہوئی۔اسی روز معراج ہوا اور اسی روز ہجرت کی۔اور جمہور اہل اسلام کے نزدیک یہی تاریخ بارہ ربیع الاول مشہور ہے‘‘۔ (سیرت ابن کثیر جلد ۱)

۷۔　امام محمد ابو زہرہؒ اپنی سیرت کی کتاب ’’خاتم النبیین‘‘ میں اسی مسئلہ کی یوں وضاحت فرماتے ہیں۔

’’علماء روایت کی ایک عظیم کثرت اس بات پر متفق ہے کہ یوم میلاد عام الفیل، ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہے‘‘۔ (خاتم النبیین، امام محمد ابو زہرہ، جلد ۱)

الحمد اللہ اتنے بڑے بڑے علماء کے مطابق یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کا دن بارہ ربیع الاول ہی ہے۔

﴿عید میلاد النبی کا عید ہونا﴾

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں: عمار بن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے ایک یہودی کے سامنے یہ آیت پڑھی **"الیوم کملت لکم دینکم"** تو اس یہودی نے کہا اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا "یہ آیت دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ہے' یوم الجمعہ اور یوم عرفہ کو"۔ (سنن ترمذی)

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی اس حدیث کے بارے میں اپنی تفسیر "تبیان القرآن" میں لکھتے ہیں کہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کی عید ہے اور عرفہ کا دن بھی مسلمانوں کی عید ہے اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ مسلمانوں کی صرف دو عیدیں ہیں' انہوں نے اس حدیث پر غور نہیں کیا۔ البتہ! یہ کہا جا سکتا ہے کہ مشہور عیدیں صرف عید الفطر اور عید الضحیٰ ہیں جن کے مخصوص احکام شرعیہ ہیں۔ عید الفطر میں صبح افطار کیا جاتا ہے' اس کے بعد دو رکعت نماز عیدگاہ میں پڑھی جاتی ہے اور اس کے بعد خطبہ پڑھا جاتا ہے اور عید الضحیٰ میں پہلے نماز اور خطبہ ہے اور اس کے بعد صاحب نصاب پر قربانی کرنا واجب ہے۔ جمعہ کا دن مسلمانوں کے اجتماع کا دن ہے اور اس میں ظہر کے بدلہ میں نماز اور خطبہ فرض کیا گیا ہے' اور عرفہ کے دن غیر حجاج کے لیے روزہ رکھنے میں بڑی فضیلت ہے اور اس سے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

علامہ راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ھ لکھتے ہیں:

عید اس دن کو کہتے ہیں جو بار بار لوٹ کر آئے اور شریعت میں عید کا دن یوم الفطر اور یوم النحر (قربانی کا دن) کے ساتھ مخصوص ہے' اور جبکہ شریعت میں یہ دن خوشی کیلئے بنایا گیا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اس ارشاد میں متنبہ فرمایا ہے یہ کھانے پینے اور ازدواجی عمل کے دن ہیں اور عید کا لفظ ہر اس دن کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جس میں کوئی خوشی حاصل ہو اور اس پر قرآن مجید کی اس آیت میں دلیل ہے:

قال عیسی ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لا ولنا و اخر نا و ایۃ منک۔

عیسیٰ ابن مریم نے عرض کیا' اے اللہ! ہمارے رب! آسمان سے ہم پر کھانے کا خوان نازل فرما جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کیلئے عید ہو جائے اور تیری طرف سے نشانی۔ (سورہ المائدہ: ۱۱۴)

(المفردات' ص ۳۵۲)

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب اپنی تفسیر "تبیان القرآن" میں لکھتے ہیں کہ۔

"یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ شرعی اور اصطلاحی عید تو صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں اور یوم عرفہ اور یوم جمعہ عرفاً عید ہیں اور جس دن کوئی نعمت اور خوشی حاصل ہو وہ بھی عرفاً عید کا دن ہے اور تمام نعمتوں میں اصل سیدنا محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ سو جس دن یہ عظیم نعمت حاصل ہوئی' وہ تمام عیدوں سے بڑھ کر عید ہے اور یہ بھی عرفاً عید ہے' شرعاً عید نہیں ہے' اس لئے مسلمان ہمیشہ سے اپنے نبی ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن بارہ ربیع الاول کو عید میلاد النبی مناتے ہیں"۔ (تبیان القرآن ج ۳)

ایک سوال یہ کیا جاتا ہے کہ بارہ ربیع الاول نبی پاک ﷺ کا یوم ولادت ہے اور بعض اقوال کے مطابق آپ کا یوم وفات بھی یہی ہے۔ تم اس دن نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی مناتے ہو۔ اس دن آپ ﷺ کی وفات پر سوگ کیوں نہیں مناتے؟۔۔۔

اس سوال کے جواب میں مولانا غلام رسول سعیدی صاحب اپنی تفسیر "تبیان القرآن" میں لکھتے ہیں:

"شریعت نے ہمیں نعمت پر خوشی منانے' اس کا اظہار اور بیان کرنے کا تو حکم دیا ہے اور کسی نعمت کے چلے جانے پر سوگ منانے سے منع کیا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم غم اور سوگ کیوں کریں؟ نبی پاک ﷺ جس طرح پہلے زندہ تھے' اب بھی زندہ ہیں۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الا نبیاء فنبی اللہ حیی یرزق۔

بیشک اللہ نے زمین پر انبیاءؑ کے اجسام کو کھانا حرام فرما دیا پس اللہ کے نبی زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ مشکوۃ شریف)

اسی طرح اس کے متعلق بہت ساری احادیث ہیں۔

تو ہمارے نبی ﷺ پہلے دار التکلیف میں زندہ تھے' اب دار الجزاء اور جنت میں زندہ ہیں' آپ پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں' نیک اعمال پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے

ہیں اور برے اعمال پر آپ امت کیلئے استغفار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ زائرین کے سلام کا جواب دیتے ہیں، طالبین شفاعت کیلئے شفاعت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تجلیات کے مطالعہ اور مشاہدہ میں مستغرق رہتے ہیں اور آپ ﷺ کے مراتب اور درجات میں ہر آن اور ہر لحظہ ترقی ہوتی ہے۔

اس میں غم کرنے کی کون سی وجہ ہے؟ جبکہ آپ ﷺ نے خود فرمایا ہے میری حیات بھی تمہارے لئے خیر ہے اور میری ممات بھی تمہارے لئے خیر ہے۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰ)

﴿میلاد شریف کے متعلق ہمارا عقیدہ﴾

حکیم الامّت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمیؒ فرماتے ہیں:

''میلاد شریف کی حقیقت حضور ﷺ کی ولادت پاک کا واقعہ بیان کرنا، حمل شریف کے واقعات، نوری محمدی ﷺ کی کرامات، نسب نامہ یا شیر خوارگی اور حضرت حلیمہؓ کے یہاں پرورش حاصل کرنے کے واقعات بیان کرنا اور حضور ﷺ کی نعت پاک نظم یا شعر میں پڑھنا سب اس کے تابع ہیں اب واقعہ ولادت خواہ تنہائی میں ہو یا مجلس جمع کرکے اور نظم پڑھ کر یا شعر میں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر جس طرح بھی ہو اس کو میلاد شریف ہی کہا جائے گا''۔

محفل میلاد شریف منعقد کرنا اور ولادت پاک کی خوشی منانا۔ اسکے ذکر کے موقع پر خوشبو لگانا، گلاب چھڑکنا، شیرینی تقسیم کرنا غرضیکہ خوشی کا اظہار جس جائز طریقہ سے ہو وہ مستحب اور بہت ہی باعث برکت اور رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہے۔

اب جشن میلاد مصطفیٰ ﷺ کے ثبوت پر چند آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ اور بزرگان دینؒ کے نظریات پیش خدمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ حق بات سمجھنے اور اسے دل سے قبول کرکے عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

﴿قرآن پاک سے جشن عید میلاد النبی کا ثبوت﴾

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

القرآن: وا ذ کرو انعمت الله علیکم (پارہ ۴ سورہ ال عمران آیت ۱۰۳)

ترجمہ: اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو تم پر ہے۔

آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنا ایک دوسرے کو یاد دلانا بہتر عبادت ہے۔ لہٰذا محفل میلاد بھی اچھی چیز ہے کہ اس میں حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر ہوتا ہے جو تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

القرآن: وامّا بنعمت ربک فحدّث (پارہ ۳۰ سورہ الضحیٰ۔ آیت ۱۱)

ترجمہ: اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

مزید ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: قل بفصل الله و برحمته فبذالک فلیفر حواھو خیر ممّا یجمعون (پارہ ۱۱ سورہ یونس۔ آیت ۵۸)

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں اور ان کے سب دھن دولت بہتر ہے ہیں۔

ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اپنے انعامات کثیرہ اور رحمت جلیلہ پر خوشیاں منانے کا حکم دے رہا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ بھی اللہ کی بہت بڑی رحمت ہیں۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا۔

القرآن: وما ارسلنک الّا رحمته اللعالمین (پارہ ۱۷ سورہ انبیاء۔ آیت ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی پاک ﷺ کی آمد دنیا میں تشریف آوری پر خوشیاں منانے کا قرآن پاک حکم دے رہا ہے۔ کیونکہ سابقہ آیات میں رحمت کے نزول پر خوشی منانے کا حکم ہے اور اس آیت میں حضور ﷺ کے رحمت ہونے کا ثبوت ہے۔ الحمدللہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے اس فرمان عالیشان پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ سے اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا میلاد مناتے آرہے ہیں اور ہمیشہ مناتے رہیں گے۔ انشاءاللہ

قرآن پاک میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

القرآن: لقد منّ الله على المومنين اذبعث فيهم رسولا من انفسهم (پارہ۴۔سورہ آل عمران آیت۱۶۴)

ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب ﷺ کی بعثت پر احسان جتلا رہا ہے جس سے پتہ چلا کہ حضور نبی کرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں کیونکہ اتنی بے شمار نعمتیں عطا فرمانے کے باوجود کسی نعمت پر احسان جتلانے کا ذکر نہیں کیا۔لیکن جب اپنے پیارے محبوب ﷺ کی بعثت کا تذکرہ کیا تو احسان جتلانے کا اعلان ہو رہا ہے لہذا اللہ تعالیٰ کی اتنی عظم الشان نعمت پر خوشی منانی چاہیے نہ کہ غم۔

اب یہاں تک تو یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے میلاد کی خوشی منانا قرآن پاک سے ثابت ہے اور قرآن نے آپ کو رحمت اور نعمت بھی کہا ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ بیشک اللہ نے ہم سب پر بہت بڑا احسان کیا۔اب عرض کرتا چلوں کہ اللہ کی نعمت پر خوشی نہ منانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

القرآن: لئن شکرتم لا زیدنکم ولئن کفرتم انّ عذابی لشدید (سورہ ابراہیم)

ترجمہ: اگر تم (نعمتوں پر) شکر کرو گے تو تم کو اور بھی دوں گا' اگر تم (میری نعمت) کی ناشکری کرو گے تو بے شک میرا عذاب سخت ہے۔

یعنی نعمت پر شکر بجالانا نعمت میں اضافے کا باعث ہے لیکن اس کی ناشکری اور عدم اظہار مسرت وعذاب ہے۔حالانکہ ہر نعمت ملنے کے بعد بالآخر ختم ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی حکم نعمت کے ملنے پر شکر بجالانے کا ہے نہ کہ اس کے جانے کے غم کو سینے سے لگانے کا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

القرآن: وذکّرھم بایّام الله (سورہ ابراہیم آیت۵)

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔

امام المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کے نزدیک ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں رب تعالیٰ کی کسی نعمت کا نزول ہوا ہو:

''ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم ﷺ کی ولادت ومعراج کے دن ہیں' ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے''۔ (تفسیر خزائن العرفان)

﴿احادیث سے جشن عید میلاد النبی ﷺ کا ثبوت﴾

جشن میلاد النبی ﷺ پر نعتیہ محافل قائم کرنا

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت حسانؓ کیلئے مسجد میں منبر رکھتے، جس پر وہ کھڑے ہو کر (اشعار کی صورت میں) رسول (ﷺ) کی طرف فخر کرنے میں (قریش پر) غالب ہوتے یا (یا قریش کی طرف سے معاذ اللہ کی گئی ہجو کے جواب میں شانِ رسالت کا) دفاع کرتے اور رحمت عالم ﷺ فرماتے ''اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے، جب تک یہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف فخر کرنے میں غالب ہوتے ہیں یا دفاع کرتے ہیں''۔ (ترمذی شریف)

پیارے بھائیو اور بہنو! یقیناً ان اشعار کو سننے کیلئے صحابہ کرامؓ بھی جلوہ افروز ہوتے ہوں گے، اگر آپ تھوڑا سا غور فرمائیں، و موجودہ نعتیہ محافل، اسی محفل کا عکس نظر آئیں گی اور الحمد اللہ آج بھی مسلمان عید میلاد النبی ﷺ پر نعتیہ اشعار پڑھ کر اپنے پیارے آقا ﷺ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

جشن میلاد النبی ﷺ پر سارے جھان کو سجایا گیا

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

حدیثوں میں آیا ہے کہ شبِ میلادِ مبارک کو عالم ملکوت (یعنی فرشتوں کی دنیا) میں نداء کی گئی کہ ''سارے جہاں کو انوارِ قدس سے منور کر دو''۔اور زمین و آسمان کے تمام فرشتے خوشی ومسرت میں جھوم اٹھے اور داروغہ جنت کو حکم ہوا کہ ''فردوس اعلیٰ کو کھول دے اور سارے جہان کو خوشبوؤں سے معطر کر دے''۔ (مدارج النبوت)

عزیز دوستو! اب آپ ہی سوچیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمان پر بھی آمد مصطفیٰ ﷺ کی خوشی منائی تو ہم جو آپ ﷺ کے گناہ گار امتی ہیں کیوں نہ اس پیارے آقا ﷺ کے میلاد کی خوشی منائیں۔ہم اپنے شادی، تقریبات اور باقی سارے دنیاوی کاموں میں تو اپنا اتنا مال خرچ کر لیتے ہیں اور وہاں سوچتے بھی نہیں اور جس پیارے نبی ﷺ کے وسیلے میں ہمیں یہ دنیا، یہ جان، یہ جہاں اور یہ سب کچھ ملا اس پیارے نبی ﷺ کی آمد پر ہم خوشی کیوں نہ منائیں۔

جشن میلاد پر کافر کو بھی انعام ملا

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے "**ما ثبت من السنة**" میں نقل فرمایا ہے

"ابولہب نے اپنی لونڈی ثوبیہ کو اس صلے میں آزاد کر دیا تھا کہ اس نے (یعنی ثوبیہ) نے اسے سرورِ عالم (ﷺ) کی پیدائش کی خبر دی تھی، تو ابولہب کے مرنے کے بعد کسی نے اسے خواب میں دیکھا، اور پوچھا کہ کہو کیا حال ہے؟ بولا "آگ میں ہوں، البتہ اتنا کرم ہے کہ پیر کی رات مجھ پر تخفیف کر دی جاتی ہے اور اشارے سے بتایا کہ "اپنی دو انگلیوں سے پانی چوس لیتا ہوں" اور یہ عنایت مجھ پر اس وجہ سے ہے کہ مجھے ثوبیہ نے بھتیجے (یعنی نبی پاک ﷺ) کی پیدائش کی خبر دی تھی تو اس بشارت کی خوشی میں، میں نے اسے دو انگلیوں کے اشارے سے آزاد کر دیا تھا اور پھر اس نے اسے دودھ پلایا تھا"۔ (بخاری شریف خواب والا واقعہ)

(شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ مزید تحریر فرماتے ہیں کہ) اس پر علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ "جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ اس کو حضور ﷺ کی پیدائش کی رات خوش ہونے پر دوزخ میں بھی بدلہ دیا جا رہا ہے، تو رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے ان لوگوں کے حال کا کیا پوچھنا، جو آپ ﷺ کی پیدائش کے بیان سے خوش ہوتے ہیں اور جس قدر بھی طاقت ہوتی ہے، ان کی محبت میں خرچ کرتے ہیں، مجھے اپنی عمر کی قسم! کہ ان کی جزاء خدائے کریم کی طرف سے یہی ہوگی کہ ان کو اپنے فضل عمیم (یعنی فضل کامل) سے جنات نعیم (آرام و نعمت کے باغات یعنی جنت) میں داخل فرمائے گا"۔ (مدارج النبوت)

رسول اللہ ﷺ بھی اپنا یوم ولادت مناتے

حدیث : سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم من صوم يو م الاثنين فقال فيه ولادت وفيه انزل على (مسلم شریف)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ ﷺ پیر کے دن روزہ کیوں رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیونکہ اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر قرآن پاک ہوا۔

اس حدیث مبارک سے یہ پتا چلا کہ عید میلاد منانا تو خود حضور نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے کیونکہ اس حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ ولادت کی خوشی میں اظہار تشکر کیلئے روزہ رکھتے۔

عید میلاد پر اللہ نے پورا سال خوشی منائی

تمام کتب فضائل وسیر میں ہمیں اس قسم کی روایات اکثر ملتی ہیں جن میں حضور نبی کرم ﷺ کی ولادت کے تفصیلی حالات کے ساتھ اس چیز کو بھی واضع طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی ولادت پر خوشی منائی' پورا سال بطور جشن حضور ﷺ کی آمد پر ساری زمین کو سرسبز کر دیا وار روئے زمین کے خشک اور گے سڑے درختوں کو بھی پھلوں سے لاد دیا' ہر سمت رحمتوں اور برکتوں کی بھرمار کر دی اور قحط زدہ علاقوں میں رزق کی اتنی کشادگی فرمادی کہ وہ سال خوشی اور فرحت والا سال کہلایا۔ (تفصیلات کیلئے ضیاء النبی)

روایت کے الفاظ یہ ہیں:

وکانت تلک السنة التی حمل فیها	جس سال نور محمدی ﷺ حضرت آمنہؓ کو ودیعت ہوا وہ فتح و نصرت'
برسول الله ﷺ یقال لها سنه الفتح	تر و تازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا۔ اہل قریش اس سے قبل معاشی
وا لا بتهاج فان قریش کانت قبل	بدحالی' عسرت اور قحط سالی میں مبتلا تھے۔ ولادت کی برکت سے اس
ذلکفی جذب وضیق عظیم فا	سال اللہ تعالیٰ نے بے آب و گیاہ زمیں کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی اور
خضرت الارض' وحملت الاشجار	(سوکھے) درختوں کی سوکھی شاخوں کو ہرا بھرا کر کے انہیں پھلوں سے
واتاهم الرغد من کل جانب فی	لاد دیا اہل قریش اس طرح ہر طرف سے کثیر خیر آنے سے خوشحال ہو گئے۔

تلک السنه۔ ﴿الخصائص الکبری، السیرة الحلبیه﴾

جب اللہ تعالیٰ جو تمام جہانوں کا رب ہے وہ کسی کا محتاج نہیں لیکن تمام مخلوق اس کی محتاج ہے اس نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کا جشن ولادت اتنی شان و شوکت سے منایا تو ہم اس محبوب ﷺ کے امتی آپ ﷺ کا میلاد شریف کیوں نہ منائیں؟۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے سال ولادت میں اتنا لطف و کرم اور بے پایاں بخشش فرمائی کہ اس سال دنیا کی ہر خاتون کے ہاں اولاد نرینہ پیدا ہوئی۔

متعدد کتب سیر میں اس روایت کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں۔

ظہور قدسی کے وقت اللہ تعالیٰ نے جشن منایا:

پورا سال ولادت مصطفوی ﷺ کی خوشی میں اللہ نے اپنی رحمتوں کے نزول کے ذریعے جشن منایا لیکن جب ظہور قدسی کی وہ سعید گھڑیاں قریب آئیں جن کا صدیوں سے

انتظار کیا جا رہا تھا اور گردش ماہ و سال کا وہ لمحہ جس کے دامن میں خداوند قدوس نے ساری ازلی و ابدی سعادتیں سمیٹ کر اسے رشک کون و مکان بنایا تھا اور گلشن ہستی کو بہار جاوداں سے نوازنے کیلئے اس کی کائنات حسن کا بہترین شاہکار منصۂ عالم کو اپنی نورانی ضیا پاشیوں سے مزین و منور کرنے کیلئے جلوہ گر ہونے والا تھا تو کو دخالق کائنات عزوجل نے اس خلاصہ کائنات کی آمد پر ایسی خوشی، مسرت اور محبت کا اظہار فرمایا کہ کوئی عالم امکان میں اس طرح کا جشن نہیں منا سکے گا۔ چنانچہ حضرت آمنہؓ جن کی آغوش سعید کو اللہ تعالیٰ نے اس نور پاک نبوی ﷺ کی پہلی جلوہ گاہ بنایا اور اس نور نبوت ﷺ کو جو حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عبداللہؓ تک لاکھوں سعادت مند اور پاک طینت رحمتوں سے ہوتا ہوا آخری بار جن کے صدف رحم میں متمکن ہوا اور جنہیں نبی آخر الزماں، ہادی انس و جاں، شہنشاہ دو جہاں ﷺ کی والدہ ماجدہ ہونے کا عدیم النظیر شرف حاصل ہوا۔ آپؓ اپنے اس عظیم لخت جگر کی پیدائش کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

فلما فصل منی خرج معه	جب سرور کائنات ﷺ کا ظہور ہوا تو
نوراضاء له ما بين المشرق	ساتھ ہی ایسا نور نکلا جس سے مشرق
الى المغرب	تا مغرب سب آفاق روشن ہو گئے۔

(بحوالہ: طبقات ابن سعد، ۱:۱۰۲ ، السیرۃ الحلبیہ، ۱:۹۱)

حضرت آمنہ سے ہی ایک اور روایت مروی ہے:

انه خرج منی نور اضاء لی به قصور	بے شک مجھ سے ایسا نور نکلا جس کی ضیاء پاشیوں سے سرزمین شام
بصری من ارض الشام وفی رواية	میں بصریٰ کے محلات میری نظروں کے سامنے روشن اور واضح ہو گئے۔
اضاء له قصور الشام اسوا قها حتى	اس قسم کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس نور سے ملک شام
رايت اعناق الابل ببصرى	کے محلات اور وہاں کے بازار اس قدر واضح نظر آنے لگے کہ میں نے
	بصریٰ میں چلنے والے اونٹوں کی گردنوں کو بھی دیکھ لیا۔

(سیرۃ ابن ہشام، ۱۱۱ ، طبقات ابن سعد، ۱:۱۰۲ ، السیرۃ الحلبیہ، ۱:۹۱)

اسی نور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کے محترم چچا حضرت سیدنا عباسؓ اپنے ایک نعتیہ قصیدے میں جو انہوں نے حضور ﷺ سے اجازت لے کر غزوہ تبوک سے لوٹتے ہوئے سنایا، فرماتے ہیں:

و انت لما ولدت اشرقت الارض
وضات بنورك الافق
فنحن ذالك الضياء فی النور
سبل الرشاد تخترق

ترجمہ: ''جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آفاق روشن ہو گئے۔ پس ہم اسی نور و ضیاء میں رشد و ہدایت کی راہوں کی طرف گامزن ہیں''۔

اس پر بحث کرتے ہوئے کتب سیر میں یہ صراحت بھی کی گئی کہ حضرت آمنہؓ نے ملک شام اور دیگر عجائبات حالت بیداری میں ملاحظہ فرمائے نہ کہ خواب میں۔ **مثلا وهذا ظاهر فی انهارات ذالك النور مقظة** (السیرۃ الحلبیہ، ۹۲)

اس ضمن میں کتب تاریخ و سیر میں ایک روایت بھی ملتی ہے کہ ایک دفعہ حضور پر نور ﷺ کے گرد صحابہؓ اس طرح جھرمٹ بنائے بیٹھے تھے جیسے چاند کے گرد نور کا ہالہ ہوتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

انا دعوه ابی ابراهيم و بشری عیسی ابن	میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا اور عیسیٰؑ ابن مریم کی بشارت ہوں۔
مريم و رات امی انه خرج منها نور اضات	میری والدہ ماجدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک
له قصور الشام	ایسا نور نکلا جس سے محلات شام روشن ہو گئے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، مشکوۃ شریف، زرقانی شریف)

اتر آئے ستارے قمقمے بن کر

ہم جب جشن مناتے ہیں تو اپنی بساط کے مطابق روشنیاں کرتے ہیں، قمقمے جلاتے ہیں، اپنے گھروں، محلوں، دکانوں اور بازاروں کو ان روشن قمقموں اور چراغوں سے مزین و

منور کرتے ہیں لیکن وہ خالق کائنات جس کی بساط میں مشرق ومغرب ہے اس نے جب چاہا کہ میں اپنے محبوب ﷺ کے میلاد پر چراغاں کروں تو نہ صرف مشرق ومغرب تک کی کائنات کو منور کر دیا بلکہ آسمانی کائنات کو بھی اس خوشی میں شامل کرتے ہوئے ستاروں کو قمقمے بنا کر زمین کے قریب کر دیا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص﷜ کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ ثقفیہ﷞ فرماتی ہیں:

لما حضرت ولادة رسول الله ﷺ
رایت افبمت حین وقع قد امتلا
نورا و رایت النجوم تد نو حتی
ظننت انها ستقع علی

جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئے میں خانہ کعبہ کے پاس تھی۔ میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہو گیا ہے اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں۔

(بحوالہ: زرقانی علی المواہب ۱:۱۱۶، السیرة الحلبیہ :۹۴، انوار محمدیہ ۲۵، الخصائص الکبری ۱:۴۰)

نوٹ: بعض روایات میں وقع کی جگہ وضع بھی مذکور ہے۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ پر شیطان نے چیخیں ماریں:

علامہ ابوالقاسم سہیلی لکھتے ہیں:

ان ابلیس لعنه الله اربع رنات رنة
حین لعن رنة حین اهبط ورنة حین
ولد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
ورنة حین انزلت فاتحة الکتب قال
والرنین والنخار من عمل شیطان۔

ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا۔ پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا۔ دوسری مرتبہ جب اسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا تیسری مرتبہ جب سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی چوتھی مرتبہ جب سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔

(بحوالہ: روض الانف، جلد۱)

علامہ ابن کثیر نے بھی علامہ سہیلی کی اس عبارت کو السیرة النبویہ جلد۱ میں جوں کا توں نقل کیا ہے اور ابن سید الناس نے عیون الاثر جلد۱ میں بھی اس روایت کو درج کیا ہے۔

علامہ احمد بن زینی دحلان۔ السیرة النبویہ میں لکھتے ہیں۔

وعن عکرمه ان ابلیس لما ولد رسول الله ﷺ
ورای تساقط النجوم قال لجنوده قد ولد اللیلة
ولد یفسد امرنا ۔فقال له جنوده لو ذهبت
فخبلته فلما دنا من رسول الله ﷺ بعث الله
جبرئیل فرکضة بر جله رکضة وقع بعدن ۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ جس روز رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو ابلیس نے دیکھا کہ آسمان سے تارے گر رہے ہیں اس نے اپنے لشکریوں کو کہا رات وہ پیدا ہوا ہے جو ہمارے نظام کو درہم برہم کر دے گا۔ اس کے لشکریوں نے اسے کہا کہ تم اس کے نزدیک جاؤ اور اسے چھو کر جنون میں مبتلاء کر دو جب وہ اس نیت سے حضور کے قریب جانے لگا تو حضرت جبریل نے اسے اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور اسے دور عدن میں پھینک دیا۔

(بحوالہ: السیرة النبویہ، زینی دحلان، جلد۱)

اس سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ رسول اللہ کا جشن عید میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانا قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی پر صرف اور صرف شیطان کو تکلیف ہوتی ہے اسی لئے کسی عاشق نے کیا خوب کہا ہے۔

ہزار عیدیں نثار تیری چہل پہل پہ ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جشن عید میلاد النبی ﷺ کی ابتداء

جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ پر تو اللہ تعالیٰ نے بھی جشن منایا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی ولادت باسعادت کی خوشی منائی لیکن یہاں ایک غلط فہمی کا

ازالہ کرنا چاہوں گا۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ محفل میلاد کی ابتداء ربل کے بادشاہ ابوسعید مظفر نے کی اور یہ شخص بہت بڑا بد بخت فاسق وفاجر تھا ابوسعید مظفر کے زمانہ سے پہلے محفل میلاد کا کہیں ثبوت نہیں لہذا یہ بدعت ہے۔

لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ ان لوگوں کا بہت بڑا افتراء ہے جس کا اس حقیقت سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں محفل میلاد ابوسعید مظفر کے زمانے سے پہلے بھی منعقد ہوتے تھی جیسا کہ امام عسقلانیؒ نے فرمایا کہ "اہل اسلام میلاد کے مہینہ میں ہمیشہ سے محافل میلاد النبی ﷺ منعقد کرتے آئے ہیں۔

ابوسعید مظفر بہت ہی نیک و پارسا اور عاشق رسول ﷺ تھے اور ہر سال محفل میلاد کا دھوم دھام سے اہتمام کرتے تھے۔ جسا کی حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں۔

"بزرگ اور نیک بادشاہوں اور عظیم اور فیاض سرداروں میں سے ایک شخص ابوسعید مظفر بادشاہ تھے وہ ربیع الاول میں میلاد شریف کرتے تھے اور بہت عظیم محفل میلاد منعقد کرتے تھے اسکے ساتھ ساتھ وہ بہت زیرک، بہادر، مدبر، پرہیزگار، عادل اور عالم دین تھے۔ (البدائیہ والنھایہ۔ مصنف حافظ ابن کثیر)

﴿جشن عید میلاد النبی ﷺ کے بارے میں ائمہ ومحدثین کے عقائد﴾

امام ابن جزریؒ کا عقیدہ :

"امام ابن جزریؒ نے فرمایا کہ ابولہب جیسے کافر کو نبی کریم ﷺ کا میلاد منانے کی وجہ سے جزا دی گئی حالانکہ قرآن میں اسکی مذمت آئی ہے تو حضور نبی کریم ﷺ کے اس مسلمان امتی کا کیا حال ہوگا جو اپنے نبی ﷺ کا اپنی قدرت وطاقت کے مطابق جشن ولادت مناتا ہے مجھے اپنی عمر کی قسم کہ اللہ کی طرف سے اس امتی (جو ولادت مصطفیٰ ﷺ مناتا ہے) کیلئے یہی جزا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل عظیم اور جنت نعیم میں داخل فرمائے"۔ (مواہب لدنیا۔ ج ۱)

امام قسطلانیؒ کا عقیدہ :

"حضور نبی کریم ﷺ کے یوم ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محافل منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور اس مسرت موقع پر کھانے پکاتے رہے ہیں اور شب ولادت میں مختلف قسم کی خیرات وغیرہ کرتے رہے ہیں اور سرور وخوشی کرتے رہے ہیں اور نیک کاموں میں ہمیشہ زیادتی کرتے رہے ہیں اور نبی کریم ﷺ کی ولادت کریمہ کے موقع پر قراًت کا اہتمام کرتے چلے آرہے ہیں اس جشن ولادت سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا رہا ہے اور اس کے خواس سے یہ امر مجرب ہے کہ انعقاد محفل میلاد اس سال میں موجب امن وامان ہوتا ہے اور ہر مقصود ومراد پانے کیلئے جلدی آنے والی خوشخبری ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ماہ میلاد مبارک کی ہر رات کو عید بنالیا تا کہ یہ عید میلاد اس شخص پر سخت ترین علت ومصیبت بن جائے جس کے دل میں مرض وعناد ہے"۔ (مواہب لدنیا۔ ج ۱)

علامہ اسماعیل حقیؒ کا عقیدہ :

"امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک مستحب وافضل ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر تشکر کا اظہار کیا جائے"۔

ابن حجر ھیتمیؒ کا عقیدہ :

"تحقیق ابن حجر ہیثمی فرماتے ہیں کہ بدعت حسنہ کے مندوب (مستحب) ہونے پر سب متفق ہیں اور مولود پاک کرنا اور اس کیلئے لوگوں کا اجتماع کرنا بھی اسی طرح بدعت حسنہ ہے یعنی اچھا طریقہ ہے"۔ (تفسیر روح البیان)

امام جلال الدین سیوطیؒ کا عقیدہ:

"امام جلال الدین فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مولد پاک پر اظہار تشکر کرنا ہمارے نزدیک افضل ومستحب ہے"۔ (روح البیان)

شیخ محمد ظاھر محدثؒ کا عقیدہ :

"ربیع الاوّل کا مہینہ منبع انوار اور رحمت کا مظہر ہے اور بیشک ربیع الاوّل ایک ایسا مہینہ ہے کہ جس میں ہمیں ہر سال خوشی ومسرت کے اظہار کا حکم دیا گیا ہے"۔
(مجمع بحار الانوار)

عبد الحق محدث دھلویؒ کا عقیدہ :

"اور ہمیشہ سے اہل اسلام نبی پاک ﷺ کے میلاد پاک کی ہر مہینے میں محافل منعقد کرتے آئے ہیں"۔ (ماثبت بالسنۃ)

حضرت شیخ عبد اللہ سراج حنفیؒ کا عقیدہ :

''میلاد شریف پڑھتے وقت جب سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر آئے تو اس وقت کھڑا ہونا بڑے بڑے ائمہ سے ثابت ہے ائمہ اسلام اور حکام نے کسی انکار اور رد کے بغیر اسے برقرار رکھا لہذا یہ مستحسن کام ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان سے بڑھ کر تعظیم کا کون مستحق ہو سکتا ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کافی ہے فرماتے ہیں جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے''۔ (ماخوذ نوید سحر) (المستدرک علی الصحیحین للحاکم۔ جلد ۳)

محمد عبد الله بن عبد الله بن حمیدؒ کا عقیدہ :

''میلاد النبی ﷺ سیرت مصطفیٰ ﷺ کا ایک حصہ ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ سیرت رسول ﷺ کا مکمل یا کچھ حصہ بیان کرنا مستحب ہے آپکے ذکر ولادت کے وقت کھڑا ہونا تعظیم کا تقاضا ہے اور شریعت کے منافی نہیں ہے''۔ (الدرا المنظم ص ۱۳۹ تا ۱۴۲)

مجدد الف ثانیؒ کا عقیدہ :

''اس میں کیا حرج ہے کہ اگر محفل میلاد میں قرآن پاک کی تلاوت کی جائے اور نبی پاک ﷺ کی نعت مبارکہ اور صحابہ و اہل بیتؓ کی شان میں قصیدے پڑھے جائیں۔
(مکتوبات دفتر سوم ص ۱۶۹)

شیخ زین الدینؒ کا عقیدہ :

''ولی کامل شیخ زین الدینؒ ہر جمعرات کو چند من چاول پکا کر رسول اللہ ﷺ کے حضور نذرانہ پیش کرتے۔ لطف یہ ہے کہ چاول کے ہر دانہ پر تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی ہوتی۔ میلاد شریف کے ایام میں شیخ موصوف چاول کی مقدار پر ہر روز ایک ہزار پیانہ زیادہ کرتے۔ یہاں تک کہ 12 ربیع الاول شریف کو بارہ ہزار زیادہ فرماتے اندازہ کیجئے کہ ان بارہ دنوں کا مجموعی خرچ کہاں تک پہنچا ہوگا۔ اور میلاد شریف کا لنگر کتنا وسیع ہوگا۔ (اخبار الاخیار)

مختصر یہ کہ بے شمار ائمہ، محدثین اور بزرگانِ دین نے عید میلاد خود بھی منایا اور دوسروں کو بھی منانے کی تلقین فرمائی اب آپ کے سامنے اکابرین دیوبند کے عقائد پیش کروں گا

حاجی امداد الله مهاجر مکه کا عقیدہ:

''اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں''۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ ص 5)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''ہمارے علماء میلاد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہئے اگر احتمال شریف آوری کا کیا جاوے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں''۔ (شمائم امدادیہ ص 93)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ ﷺ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہیں اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے''۔ (شمائم امدادیہ ص 47)

رشید احمد گنگوهی کا عقیدہ :

ترجمہ: ''اور حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ذکر ولادت کرنا اور آنحضرت ﷺ کی روح انور کو ایصال ثواب کرنے کیلئے فاتحہ خوانی کرنا انسان کیلئے بہت بڑی سعادت کی بات ہے''۔ (شفاء السائل)

غیر مقلدین کے پیشوا صدیق حسن بھو پالی کا عقیدہ :

''(ولادت مبارکہ کے بارے میں) بعض نے کہا دہم (10 ربیع الاوّل) اور بعض نے کہا دوازدہم (یعنی 12 ربیع الاوّل کے مہینہ) کو اہل مکہ کا عمل اسی پر ہے۔ حلبی نے کہا روز دو شنبہ دوازدہم (یعنی پیر کا دن 12 ربیع الاوّل) کو پیدا ہوئے (بالاتفاق)''۔ (الشمامۃ العنبریہ ص 70)

مزید لکھتے ہیں: ''عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد نبوی ﷺ پر پایا جاتا ہے سو جس کو حضرات کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت منکر ہے وہ مسلمان نہیں''۔ (الشمامۃ العنبریہ)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سچی اور پکی محبت عطا فرمائے اور ہر سال جوش و خروش اور ایمان کے جذبے کا ساتھ عید میلاد منانے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ آمین